السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملتان سے ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ ایک عورت فوت ہوگئی اس کے پسماندگان میں سے خاوند والد والدہ اورایک بھائی اوردو بہنیں زندہ ہیں اس کا ترکہ (حق مہراورجہیزوغیرہ)کیسے تقسیم ہوگا نیز کیا خاوند کو یہ حق ہے کہ متو فیہ کی بیماری پراٹھنے والے اخراجات اپنی بیوی کے حق مہراورسامان جہیز سے پورے کرے یااس کا علاج معالجہ اس کے ذمے ہے اس کے علاوہ متوفیہ کی شادی وٹہ سٹہ کی بنیاد پر ہوئی تھی اس کی وفات کے بعد دوسری لڑکی والوں سے طلاق کا مطالبہ کردیا ہے جبکہ خاوند اسے آباد کرنا اوراسے بسانا چاہتا ہے کیا ایسا مطالبہ کرنا شرعاً صحیح ہے ؟ اگر صحیح ہے تو کیا حق مہراورسامان جہیزوغیرہ واپس لینا درست ہے یا نہیں ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فوت ہونے والی عورت کا ترکہ (حق مہراورسامان جہیز وغیرہ ) بایں طور تقسیم کیا جائے گا کہ خاوند کو نصف والدہ کوچھٹا حصہ اورباقی والد کوملے گا جب کہ اس کے بہن بھائی محروم ہیں کیونکہ والدہ موجود ہے دلائل یہ ہیں :
((الف)قرآن میں ہے :"کہ جومال تمہاری عورتیں چھوڑمریں اگران کی اولادنہ ہوتواس میں نصف حصہ تمہارا ہے(4/النساء :12

(ب)ارشادباری تعالیٰ ہے کہ اگراولادنہ ہواوروالدین اس کے وارث ہوں تووالدہ کےلیے ایک تہائی اوراگر میت کے بہن بھائی ہوں تووالدہ کوچھٹا حصہ ملتا ہے(4/النساء :11)

ج)باپ محض عصبہ ہے لہذا مقررہ حصہ لینے والوں سے جومال بچے اس کا حقدارباپ ہے ۔(د)والد کی موجودگی میں بہن بھائی بحیثیت عصبہ محروم ہوتے ہیں کیونکہ باپ کا تعلق زیادہ قوی اورقریب ہے ہے جائیداد کے کل ) چھ حصے کرلیے جائیں ان سے تین خاوند کوایک والدہ کوباقی دووالد کودے دیئے جائیں خاوند کی ذمہ داری ہے کہ وہ دستور کے مطابق اپنی بیوی کے کھانے پینے لباس اوررہائش ودیگر ضرورت زندگی کا بندوبست کرے ارشادبار (ی تعالیٰ ہے :"دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اورکپڑادستور کے مطابق باپ کے ذمہ ہوگا ۔(2/البقرہ :233

( نیزاللہ تعالیٰ نے جومردوں کو عورتوں پر برتری عنائت فرمائی ہے اس کی ایک وجہ بایں الفاظ بیان کی "کہ وہ اپنا مال خرچ کرتے ہیں ۔(4/النساء :34

( نیزحدیث میں ہے :"کہ خاوند جوخود کھاتا ہے اس سے بیوی کو کھلائے اورجوپہنتا ہے اس سے اپنی رفیقہ حیات کوپہنائے (مسند امام احمد رحمة اللہ علیہ :5/73

لہذا خاوند کوعورت کے ترکہ سے اپنے حصہ سے زیادہ لینے کی شرعاً اجازت نہیں ہے ۔بیماری پراٹھنے والے اخراجات کا وہ خود ذمہ دار اسلام میں وٹہ سٹہ ناجائز ہے جہالت کی وجہ سے اگر ایسا ہوچکا ہے اوراولاد وغیرہ بھی اللہ نے دے رکھی ہے تونکاح کوبرقرار رکھنے کی علمانے گنجائش رکھی ہے لیکن اگراتفاق سے ایک لڑکی فوت ہوگئی ہے تودوسری لڑکی والوں کویہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی بیٹی کا گھر اجاڑنے کےلیے طلاق کا مطالبہ کریں اگر لڑکی ازخود نہیں رہنا چاہتی تواسے خلع لینے کی اجازت ہے لیکن اس صورت میں حق مہر سے دستبردار ہونا پڑے گا نیز خلع بھی بذریعہ عدالت ہوگا سامان جہیز لڑکی کا ہے وہ اس کی واپسی کا مطالبہ کرسکتی ہے البتہ اس بات کا خیال رکھا جا ئے کہ باہمی اتفاق سے جہیز کی جوچیزیں استعمال ہوچکی ہیں ان کی واپسی کا مطالبہ شرعاًواخلاقاً درست نہیں ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد:1 صفحہ:308**